Date: ________

Day: ________

اسلامیات

حصہ دوم

سوال ۲۔

تعارف

دین اسلام کے پانچ بنیادی عقائد میں عقیدہ آخرت بھی شامل ہے جس کے تحت یہ زندگی عارضی ہے اور دنیا فانی۔ اس جہاں نے ایک روز ختم ہو جانا ہے اور ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ یہ نظریہ انسان کو اپنے تمام معاملات میں نیکی کی راہ اپنانے کا درس دیتا ہے جس سے اس کی ذاتی و سماجی زندگی پہ گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ حسن اخلاق و بیداری اس کی کامیابی کا پروانہ تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ روز محشر میں ہونے والے حتمی عدل سے ان بے کسوں اور مظلوموں کو بھی امید ملتی ہے جن کی فریاد اس دنیا میں سننے والا کوئی نہیں۔ جدید دور کے دوہرے معیارِ عدل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انصاف کا کوئی اور در نظر نہیں آتا۔

Day: Date:

عقیدۂ آخرت

اسلام کے نصاب کے مطابق آخرت پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ مندرجہ ذیل پر یقین رکھا جائے

⟸ عارضی زندگی

ہر ذی روح نے آخر ایک روز مر جانا ہے۔ کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ رہنے والا نہیں۔

کل نفس ذائقۃ الموت (البقرۃ)

ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

⟸ دوبارہ زندگی

مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر یقین، عقیدہ آخرت کا دوسرا حصہ ہے

تم کیسے اس (اللہ) کا انکار کر سکتے ہو کہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور زندگی عطا کرے گا پھر جی اٹھو گے (البقرۃ)

Leave space before new heading

⟸ حتمی انصاف

اس کے بعد قیامت برپا ہو گی۔ سب لوگ میدان حشر میں اکٹھے ہوں گے جہاں سب کا حساب کتاب ہو گا۔

نیک اعمال والے علیین میں ہوں گے اور برے اعمال والے سجین میں ہوں گے۔ (المتفقین)

Day: Date:

جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں جائیں گے اور گناہگاروں کو جہنم میں بھیج دیا جائے جہاں وہ اپنے اعمال کی سزا پائیں گے۔ اور وہ زندگی حتمی ہوگی۔

دوہرا نظامِ احتساب

⟵ دنیاوی جوابدہی

اسلام بطور دین انسان کی ہر زاویے سے راہنمائی کرتا ہے جس میں کچھ گناہوں کی سزائیں مختص کر دی گئیں۔ کچھ جرائم کی سزا حکومت کے سپرد ہیں۔ ہر انسان اپنے نیک اعمال میں دنیاوی فائدہ یا غلط جرائم اٹھاتا ہے۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

لیکن انسان نیتوں کا حساب رکھنے سے قاصر ہے۔ نیز کئی مجرم اس دنیاوی نظامِ انصاف سے بچ جاتے ہیں۔

⟵ یومِ جزا و سزا

چونکہ انسان اپنی حدود کی وجہ سے حتمی عدل و انصاف قائم کرنے سے قاصر ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اپنی عطا کردہ تمام نعمتوں کا جواب حضرتِ انسان سے خود لے گا۔ اس

Day: ______ Date: ______

روز وہ عدل قائم ہو گا جیسے باوجود حکم خداوندی
انسان قائم کرنے سے قاصر ہے

اپنے معاملات میں عدل سے کام لیا کرو

انسانی زندگی پر عقیدۂ آخرت کے اثرات

خوفِ خدا

قرآن پاک میں امت محمدیہ کو سب سے اعلیٰ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں لیکن یہ خوبی ان میں صرف تب ہی پیدا ہو سکتی ہے جب انسان کو یہ یقین ہو کہ ہم کو ایک روز اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے۔

خلوصِ قلب

یوم آخرت میں سزا و جزا صرف ظاہری اعمال کی بنیاد پر نہیں۔ قادر مطلق ہر ایک کی نیتوں کے مطابق اسکے اعمال کو پرکھے گا اور جنت و جہنم کا فیصلہ کرے گا۔ یہ خوف انسان کو اپنے رشتہ داروں، دوست احباب تیز زندگی کے تمام معاملات میں خلوصِ دل سے قدم اٹھانے کی ترغیب کرے گا۔ اس طرح اس کے اپنے تمام عزیز و اقارب سے تعلقات بھی ٹھیک رہیں گے اور ایک خوشگوار معاشرہ تشکیل پائے گا۔

Day: ____________ Date: ____________

حسد، کینہ و بغض سے چھٹکارا

اپنے روز مرہ کے معاملات میں خلوص نیت سے کام لینے کے سبب اسکی باطنی بیماریاں جیسا کہ حسد، کینہ، بغض، ریاکاری وغیرہ جاتی رہیں گی اور اس کا نفس پاک ہوتا رہے گا۔

عدل و انصاف کی امید

دنیا میں ہونے والی نا انصافیوں اور ظلم و جبر پر انسان جب صبر سے برداشت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی اپنا وعدہ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کو روز حشر میں عدل و انصاف کے نظام قیام سے کرے گا۔ جب وہ تمام مظلوموں کی صدا نہ صرف سنے گا بلکہ انکے غم کا مداوا بھی کرے گا۔

خلاصہ کلام

ایک مکمل دین (آج میں نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا) کی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ زندگی کے کسی زاویے کو نظر انداز نہیں کرتے۔ اور اسلام اپنے روز جزا و سزا کے عقیدے کے توسل سے اپنے پیروکاروں کو وقتی فائدے سے نہ تو مغلوب ہونے دیتا ہے اور نہ ہی وقتی آزمائشوں سے مایوس ہونے دیتا ہے۔ عقیدہ آخرت کے پیروکار نہ تو اپنے آپ

Day: Date:

سے اپنے معاملات کو خراب کرتے ہیں نہ لوگوں
سے اور نہ اپنے ہم ذاتوں کو ایک دوسرے کے
حقوق تلف کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر اپنے محدود
وسائل کی وجہ سے یہیں کوئی کمی بیشی ادا رہ جائے تو
اسے امید ہے کہ ذاتِ برحق روزِ محشر عدل
قائم کرے گی۔

سوال ۳

نظامِ زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلامی عبادات میں خاص اہمیت
کی حامل ہے۔ اس کے لفظی معنی پاک کرنا کے ہیں۔
یہ ۲ ہجری میں فرض ہوئی۔

زکوٰۃ کی تعریف

اسلامی معاشی عبادت جس میں
ایک صاحبِ نصاب اپنے جمع شدہ
مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق
مصارفِ زکوٰۃ کو دیتا ہے۔

نصابِ زکوٰۃ

اس سے مراد وہ مال و دولت ہے
جس پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے اور اس دولت

Day: ________ Date: ________

کے مالک کو صاحبِ نصاب کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء	مقدار	زکوٰۃ کی شرح
سونا	7½ تولہ	2.5%
چاندی	52½ تولہ	2.5%
اونٹ	۵	۱ بکرا/بکری
گائے/بیل	30	"
بکرا/بکری	40	"
فصل بارانی	ہر کٹائی پر	10%
فصل آبپاشی	"	5%

مصارفِ زکوٰۃ

قرآن پاک کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں اللہ پاک نے زکوٰۃ کے آٹھ حقدار

مستحقین آٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

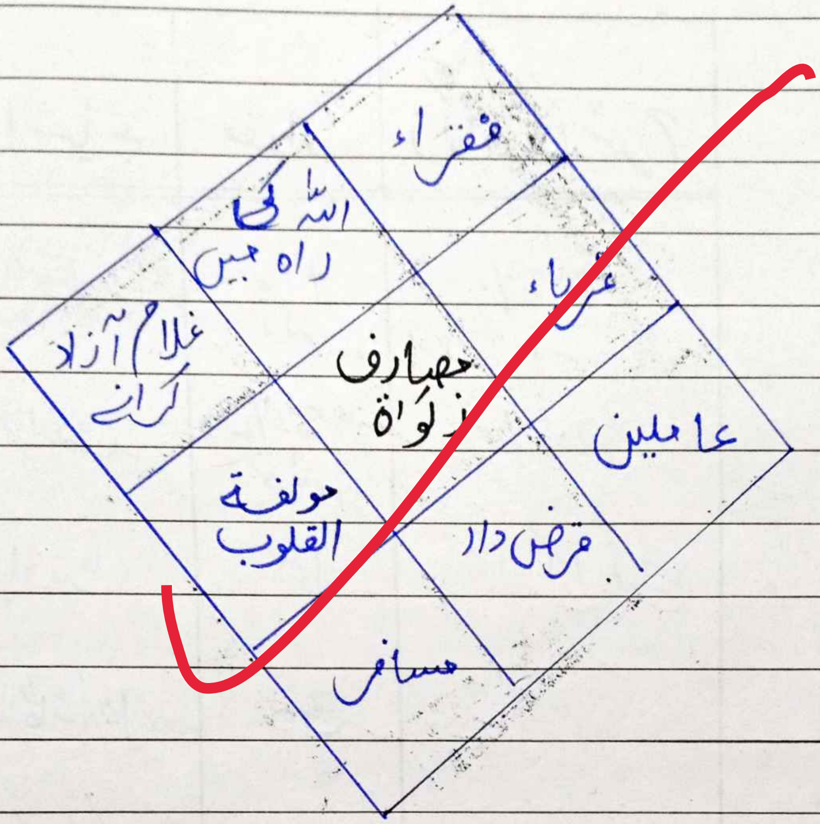

ان حقداروں کے علاوہ ان لوگوں اور جگہوں
کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جہاں زکوٰۃ کی رقم
خرچ نہیں ہو سکتی جیسے

محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ	مساجد
ہسپتال	ماں باپ
دادا دادی	نانا نانی
پوتے پوتیاں	نواسا نواسی

وغیرہ

Day:

قرآن پاک میں زکوٰۃ کی اہمیت

نماز کے بعد سب سے زیادہ قرآن پاک میں زکوٰۃ کا حکم آیا ہے

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (البقرۃ)

زکوٰۃ پر اصرار دینے کے پیچھے اسلام کا اصل مقصد ارتکاز دولت کا قلع قمع کرنا ہے

اپنی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو

شاہ ولی اللہ کے پیش کردہ نظام معاش میں واضح طور پر ارتکاز دولت کی مخالفت کی گئی نیز ان کے عوام الناس کو لکھے گئے خطوط میں بھی یہ نصیحت کی گئی ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی کا جہاد

خلیفہ اول نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا اور اس حکم خدا کی پاسداری حکومتی سطح پر کروائی۔

محکمۂ بیت المال

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی نے زکوٰۃ کے نظام کو منظم بنانے کے لیے محکمۂ بیت المال کی بنیاد رکھی۔ تمام لوگ اپنی زکوٰۃ یہاں جمع کرواتے تھے، اور حقداروں کو یہیں سے رسد پہنچائی جاتی تھی۔

زکوٰۃ کے سماجی اثرات

ارتکازِ دولت کا قلع قمع

معاشرے میں دولت کی گردش کے سبب تمام لوگ غربت کی سطح سے بلند ہو جائیں گے جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ کے علاقے میں تمام لوگ زکوٰۃ دیتے تھے لیکن حقدار کوئی نہیں تھا۔

خوشحال معاشرے کی تشکیل

جب تمام لوگ معاشی طور پر خوشحال ہوں گے تو ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا خاص خیال رکھیں گے۔ عدل و انصاف کے قیام میں بھی آسانی ہو گی اور معاشرے میں اعلیٰ اقدار کی فراوانی ہو گی۔

زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات

احساسِ ~~ذمہ~~ ہمدردی

مصارفِ زکوٰۃ کی تلاش میں جب انسان نکلے گا تو اسے اپنے آس پاس کے لوگوں کے حالات کی آگاہی حاصل ہو گی اور وہ احساس ہمدردی کے تحت ان کی مدد کرے گا۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا تھا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں
(اقبال)

احساس ذمہ داری

نیز اس میں احساسِ ذمہ داری بھی اجاگر ہو گا کہ وہ اس دنیا کے وسائل کو نہایت محتاط انداز سے

Date:

Day:

سے استعمال کرے کیونکہ کئی لوگوں کو یہ وسائل میسر ہی نہیں

زکوٰۃ کے روحانی اثرات

شکر گزاری

انسان میں خلق خدا کی خدمت کرنے سے شکر گزاری آئے گی کہ اللہ نے اسے اس قابل سمجھا اسے دولت سے نوازا وہ اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی مخلوق اس کی خدا کی مدد اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق کرے۔

قرب خداوندی

اس اوصاف کے تحت سے انسان کا قرب بھی حاصل ہو جائے گا جو اس کی آخرت میں کامیابی کا ضامن بن جائے گا۔

ماحصل کلام

جارج برنارڈ شاہ کی اسلام پسندیدگی کی وجہ حضورؐ کا متعارف کردہ نظام زکوٰۃ ہے جو واقعی معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے لازم و ملزوم ہے دور جدید کی اشتراکیت، سرمایہ داری و سماجی نظام میں سے کسی بھی یہ اہلیت نہیں کہ معاشرے کے امیر و غریب طبقے میں فاصلے کو کم کرسکے لیکن زکوٰۃ نے قرون اولیٰ میں ہی اپنا سکہ جمایا تھا۔

سوال ۶۔

تعارف

حضور ﷺ نے کم و بیش سوا لاکھ صحابہ کرام کے ہمراہ ۱۰ ہجری میں اپنا پہلا اور آخری حج ادا کیا تھا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے جو خطبہ دیا اسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں حضور ﷺ نے کئی نصیحتیں کیں جن کا موضوع انسانی حقوق تھا۔ اسلام ایک دین ہے اس لیے انسان کو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی سکھاتا ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ نصاب اسلام یعنی کہ قرآن پاک کا بھی موضوع انسان ہے اور اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے ساتھ معاملات پر زور دیا ہے یہی وجہ تھی کہ جب دین اپنی کاملیت کے قریب تھا تو حضور ﷺ نے انسانی حقوق کو ایک بار پھر موضوع بنایا۔ جو حقوق حاصل کرنے کے لیے مغرب و دیگر دنیا کو آج تک لڑنا پڑ رہا ہے، وہ بن مانگے انسان کو اللہ نے اسلام کے ذریعے عطا کیے۔ ان کو محض تخلیاتی تصور نہ کیا جائے اس لیے سرور کونین ﷺ نے اسے اپنی راہنمائی میں ان پر عمل کروایا بھی اور خود کیا بھی۔

Day: ____________ Date: ____________

انسانی حقوق

اے لوگو!

تمہارا رب ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی کالے کو گورے پر کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔

آپ ﷺ کا یہ قول مبارک انسانی مساوات کا عظیم درس ہے۔ کیونکہ انسان تقویٰ کو نہیں جانچ سکتا اس لیے تمام انسان یکساں طور پر قابل عزت ہیں۔

یاد رکھو کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ ایسا نہ ہو کہ زمانہ جاہلیت کی طرح تم پھر ایک دوسرے کی گردنوں کو مارنے لگو۔ تم پر ایک دوسرے کا جان و مال اسی طرح حرام ہے جیسے آج کا یہ دن۔

زمانہ قدیم سے عرب حج کے مہینے کی حرمت کا خاص خیال رکھتے آرہے تھے۔ اس لیے خوب واقف تھے کہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے۔

Day: ____________ Date: ____________

آپؐ نے ایک دوسرے کے مال و دولت اور جان کو ایک دوسرے پر یوں حرام کیا کہ کوئی بھی اپنی حدود سے آگے نہ بڑھے۔

ایک دوسرے کے گھروں میں بغیر اجازت نہ جھانکو۔

انسان کے حق تخلیہ پر اس سے جامع بیان مشکل ہے۔

اپنے غلاموں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ ان کے حقوق کا خیال رکھو۔

آپؐ نے خطبہ سے پہلے ہی اتنی تاکید کر چھوڑی تھی کہ غلام رکھنا ایک اچھی خاصی ذمہ داری بن چکا تھا۔ آپؐ کے انہی ارشادات کا نتیجہ تھا کہ لوگوں کو آزادی ملنی لگی۔

حقوق نسواں

اپنی عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ۔ جیسا خود اوڑھو ویسا ان کو بھی پہناؤ۔

تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق
اپنے گھر والوں سے بہتر ہے اور میرا
اخلاق تم میں سب سے بہتر ہے۔

زمانہ جاہلیت میں عورت کا مقام غلام سے بھی
کم تر تھا لیکن اسلام نے اسے مختلف انداز میں
حقوق سے مزین کیا۔ کہیں باپ کے لیے رحمت
شوہر کے لیے محافظ ایمان، بیٹے کے لیے جنت سے
معتبر بنایا اور کہیں معاشی حقوق سے آراستہ
کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ علم حاصل کرنے اور ذریعہ
معاش اپنانے کی بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ کا اپنی
ازواج سے رویہ امت کے لیے مثال ہے اور اسی
پر آپ ﷺ نے امت کو عمل کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے
کی تلقین کی ہے
اس کے برعکس خواتین نے مغرب میں اپنے
حقوق کو حاصل کرنے کے لیے صدیوں جدوجہد
کی لیکن اسلام جیسے حاصل کرنے سے قاصر
رہیں۔

حاصل کلام

علامہ طاہر القادری اپنی تصنیف بنیادی
انسانی حقوق میں خطبہ حجۃ الوداع سے اخذ
کردہ حقوق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اسی

Day: Date:

Imbalance and substantially low answer

سوچ و فکر اگر نوع انسانی خود اپنی کاوش سے عمل درآمد کرانا چاہتی تو ناممکن رہتی۔ لیکن اسلام کے عطا کردہ یہ بنیادی حقوق نہ صرف مسلمانوں بلکہ انسانوں کیلئے ایک انمول تحفہ ہیں۔ مسلمان معاشروں میں پائے جانے والی قباحتیں ان تعلیمات کو پس پشت ڈالنے کے باعث ہی ہے۔

سوال ۸-

(ا)

شریعت

ڈاکٹر صدر الدین اصلاحی کے مطابق اسلامی قانون کو شریعت کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ احکامات ہیں جن میں حلال و حرام کے مسائل، عبادات کرنے کا طریقہ، اس کے لوازمات کے بارے میں نقطۂ نظر وغیرہ سب شامل ہیں۔

شریعت کے ذرائع

بنیادی ذرائع

شریعت کے دو بنیادی ذرائع ہیں
قرآن پاک اور حدیث و سنتِ رسول ﷺ

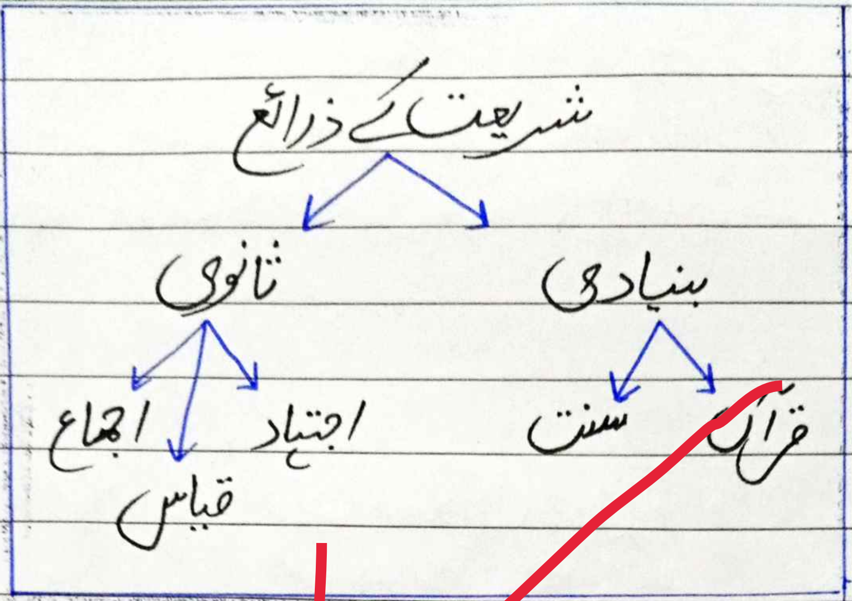

قرآن مجید

~~لاریب فیہ المتقین~~

یہ وہ کتاب ہے جس میں ہدایت ہے متقین کے لیے۔ (البقرۃ: ۲)

شریعت کا بنیادی اور پہلا ذریعہ قرآن مجید ہے اس لیے کہ یہ اسلام کا نصاب ہے۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عائشہ رض کا قول مبارک ہے

حضور ﷺ چلتا پھرتا قرآن ہیں۔

قرآن میں موجود تمام احکام کو آپ ﷺ نے عمل کر کے دکھایا۔ جیسے قرآن میں 700 مقامات پر حکم آیا کہ نماز قائم کرو لیکن اس کا طریقہ حضور ﷺ کی سنت سے ظاہر ہوا۔ کن اوقات میں پڑھنی ہے کیسے پڑھنی ہے مختلف حالات میں

نماز میں کیا چھوٹ مل سکتی ہے، وضو کیسے کرنا ہے وغیرہ سب حضورؐ کی سنت مبارکہ سے ظاہر ہوا۔ اس لیے شریعت کا دوسرا بنیادی منبع سنت ہے۔

ثانوی ذرائع

حضورؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو روانہ کرتے وقت پوچھا کہ تم اپنے معاملات میں کیسے عمل کرو گے تو انہوں نے جواب دیا اول قرآن سے دیکھوں گا اگر ادھر مسئلہ نہ ملا تو حدیث و سنت سے راہنمائی لوں گا اور اگر ادھر بھی حل نہ ملا تو ان تعلیمات کی راہنمائی میں اپنی عقل سے۔ اس پر آپؐ نے انہیں معاذ کو روانہ فرمایا۔ اس واقعہ سے شریعت کے ثانوی ذرائع نے جنم لیا۔

⇐ اجتہاد

ایک عالم کا کسی درپیش مسئلہ پر قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے فہم کا استعمال کرتے ہوئے حل نکالنا۔ اسلام چونکہ قیامت تک کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے، اس لیے نئے آنے والے مسائل کا حل واضح طور پر قرآن و سنت میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اجتہاد سے کام لیا جاتا ہے جس میں تم از کم اس بات کا خیال رکھنا

Day: Date:

ہے کہ اس حل سے شریعت کی کسی طرح کوئی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔

⇐ اجتماع

اجتہاد میں عالم اکیلا کسی مسئلے پر غور وفکر کرتا ہے لیکن ایسے مسائل جن کا سامنا پوری امت مسلمہ کو ہو ان کے حل کے لیے تمام مکتبۂ فکر کا اکٹھے بیٹھ کر غور و فکر کرنا اور اس کا حل نکالنا اجماع کہلاتا ہے۔

⇐ قیاس

یہ سراسر ذاتی رائے ہے درپیش مسئلہ پر اصولی طور پر قیاس ہی اجتہاد و اجماع کی بنیاد رکھتا ہے۔

(ب -)

تعلیم کی اہمیت

حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کو معلم انسانیت کہا جاتا ہے اس کی وجہ آپ ﷺ کی اعلیٰ و عرفی تعلیمات ہیں جن سے آپ ﷺ نے انسانیت کو تباہی کے کنارے سے اٹھا کر تخت حکمرانی و کامیابی پر بٹھایا ہے۔ آپ ﷺ نے بیشتر احادیث سے تعلیم کی اہمیت کی وضاحت ہوتی ہے۔

Day: Date:

احادیثِ نبوی ⇐

علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔

علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما!

⇐ دار الصفاء / دار ارقم

تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپؐ نے یہ ادارے تشکیل دیے جن میں صحابہ کرامؓ دین کی باقاعدہ تعلیم کے علاوہ گھڑ سواری، نیزہ بازی جنگی مہارت اور دیگر فن بھی حاصل کرتے تھے مسجدِ نبوی اور حضرت ارقمؓ کے کاشانہ پر تعلیم و تدریس کے مشاغل ہوا کرتے تھے۔

⇐ قیدیوں کے ذریعے

چونکہ مسلمان عموماً دور پر پڑھے لکھے نہ تھے اس لیے جنگِ بدر کے موقع پر آپؐ نے حکم جاری کیا کہ جو قیدی فدیہ نہیں دے سکتے وہ دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔

Day:________ Date:________

خواتین کی تعلیم و تربیت

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.
3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck